بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقتدی نے قعدہ اولیٰ میں درود پڑھ لیا تو نماز کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ چار رکعت والی نماز میں امام صاحب قعدہ اولی میں بیٹھے، تو ایک مقتدی نے یہ سمجھتے ہوئے قصداً درود پاک پڑھ لیا کہ تشہد کے ساتھ درود پاک بھی پڑھنا ہوتا ہے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد اس مقتدی کی نماز کا کیا حکم ہوگا؟ رہنمائی فرما دیں۔

جواب

نماز کے واجبات میں سے کسی بھی واجب کو قصداً ترک کرنے سے نماز واجب الاعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنا واجب) ہو جاتی ہے، اس مسئلے میں محض منفرد کی تخصیص نہیں، بلکہ مقتدی بھی شامل ہے، البتہ مقتدی کے لیے اتنی رعایت ضرور ہے کہ امام کے پیچھے بھولے سے واجب چھوٹنے پر اس مقتدی پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، مگر قصداواجب ترک کرنے پر اس کی نماز بھی واجب الاعادہ ہو جاتی ہے۔

بیان کردہ صورت میں قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود پاک نہ پڑھنا بھی واجباتِ نماز میں سے ہے اور "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تک پڑھنے پر ترکِ واجب ثابت ہو جاتا ہے، لہذا مسئولہ صورت میں قصداً درود پاک پڑھنے کے سبب اس مقتدی کی نماز واجب الاعادہ ہو گئی، خواہ اسے مسئلے کا علم ہو یا نہ ہو کہ دارالاسلام میں شرعی مسائل سے لاعلم ہونا کوئی شرعی عذر نہیں۔

نماز کے کسی واجب کو قصداً چھوڑ دینے کے حوالے سے ردالمحتار مع درمختار میں ہے:

"(ولھا واجبات لا تفسد بترکھا وتعاد وجوباً في العمد) ای بترک ھذہ الواجبات او واحد منھا"

یعنی نماز میں کچھ واجبات ہیں جن کے ترک کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ ان واجبات کو یا ان میں سے کسی ایک بھی واجب کو قصداً ترک کرنے کی صورت میں نماز کا اعادہ واجب ہوتا ہے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، جلد 01، صفحہ 456، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

قصداواجب ترک کرنے سے نماز واجب الاعادہ ہو جاتی ہے، اس حکم میں منفرد اور مقتدی دونوں یکساں ہیں۔ جیسا کہ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "چوں از مقتدی سہواً ترک واجب واقع شد، نہ بہ و سجدہ سہو واجب است، نہ اعادہ نماز، اعادہ درآں صورت واجب است کہ عمداً ترک واجب کند، یا او از جانب شرع بسجدہ سہو مامور بود و نکند" یعنی مقتدی سے سہواً واجب ترک ہو تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا اور نہ ہی اعادہ نماز کا حکم ہے، نماز کا اعادہ اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب عمداً واجب ترک کیا ہو یا سجدہ سہو واجب ہو اور اس کو ادا نہ کیا ہو۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 274، مکتبہ رضویہ، کراچی)

مفتی محمد وقار الدین رضوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1413ھ/1992ء) سے سوال ہوا کہ "امام کے پیچھے اگر مقتدی سے سہواً یا قصداً کوئی واجب چھوٹ گیا مثلاً تعدیل ارکان (قومہ و جلسہ) نہیں کیا یا تشہد نہیں پڑھا تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "کسی واجب کو قصداً (جان بوجھ کر) امام کے پیچھے چھوڑنے سے نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی۔ اور اگر امام کے پیچھے سہواً (بھول سے) کوئی واجب چھوٹ گیا، تو پھر سجدہ سہو واجب نہ ہوگا اور نماز ہو جائے گی۔" (وقار الفتاوی، جلد 02، صفحہ 210، بزم وقار الدین، کراچی)

قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود پاک نہ پڑھنا واجباتِ نماز میں سے ہے، جیسا کہ درمختار مع تنویر الابصار میں ہے:

"(ولا يزيد) في الفرض (على التشهد في القعدة الاولى) إجماعا (فإن زاد عامدا كره) فتجب الاعادة (أو ساهيا وجب عليه سجود السهو إذا قال: اللهم صل على محمد) فقط (على المذهب) المفتى به"

یعنی فرض نماز کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد پر اضافہ نہیں کیا جائے گا، اس پر اجماع ہے۔ پس اگر کسی نے جان بوجھ کر تشہد کے بعد کچھ اور بڑھا دیا تو یہ مکروہ ہے، پس نماز کا اعادہ لازم ہوگا اور اگر بھول کر اضافہ کیا، تو صحیح مذہب کے مطابق اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا، جب اس نے صرف یہ کہا ہو "اللھم صل علی محمد" اور یہی مفتی بہ ہے۔ (درمختار مع تنویر الابصار، باب صفۃ الصلاۃ، صفحہ 71، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اسی طرح بہارِ شریعت میں ہے: "فرض و وتر و سنن رواتب کے قعدۂ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا تو اگر سہواً ہو سجدۂ سہو کرے، عمداً ہو تو اعادہ واجب ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 01، صفحہ 520، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دار الاسلام میں شرعی مسائل سے ناواقفی عذر نہیں۔ جیسا کہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "لا يعذر بالجهل بالأحكام في دار الإسلام" ترجمہ: دار الاسلام میں احکام شرعیہ سے جاہل ہونا عذر نہیں ہے۔ (العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ، جلد 2، صفحہ 167، مطبوعہ دار المعرفۃ)

اسی طرح صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "دار الاسلام میں احکام کا نہ جاننا، عذر نہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 702، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0222

تاریخ اجراء: 24 شعبان المعظم 1447ھ/13 فروری 2026ء